سوال

(510) داماد سے پردہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ مسئلہ شریعت کی روسے حل کر کے مطلع کر دیں عین نوازش ہوگی مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اپنے داماد سے دس گیارہ سال سے پردہ کرایا ہوا ہے یعنی اپنی نوحیں بھاوجوں سے پردہ کرایا تھا بعد میں میرے بیٹوں نے میری نوحوں بھاوجوں نے ہر ایک سے پردہ نہیں کیا میرے کہنے پر عمل نہیں کیا اس داماد سے پردے کی رسم قائم ہے وہ کہتے ہیں اس اکیلے سے پردہ نہیں ہونا چاہیے اور کہتے ہیں تم نے پردہ کرایا ہے اور تم ہی کہو کہ یہ پردہ نہ کروں میں کہتا ہوں کہ میں شریعت کے حکم سے قانون رد نہیں کر سکتا اور نہ ہی یہ میں کہتا ہوں داماد ہمارے گھر نہ آئے اور گا ہے بگا ہے آتا بھی ہے آپ یہ مسئلہ حل کر کے مشکور فرمائیں ؟ میں ان کو کہتا ہوں کہ اگر آپ نے میرا کہنا نہ مانا تو میں آپ سے سخت ناراض ہوں گا شریعت کی روسے فرمائیں کہ مجھے ان کی بات ماننی چاہیے یا ان کو میری بات ماننی چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت سوال میں جن اشخاص کا ذکر ہے ۔ شریعت اسلامیہ کی روسے ان لوگوں سے پردہ ضروری ہے ۔ سورۃ نور کی آیت نمبر31 میں اللہ عزوجل نے جن افراد سے عورتوں کو عدم پردہ کی اجازت دی ہے مذکورہ آدمیوں کا شمار ان میں نہیں ہوتا لہذا ان حضرات سے پردہ کرنا واجب ہے ۔

یاد رہے پردہ کا مفہوم قطعاً یہ نہیں کہ قطع تعلقی کا اظہار کر کے بے رخی اختیار کی جائے بلکہ شریعت میں مطلوب و مقصود باہمی تعلقات کا استحکام ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ شرعی حدود کے اندر آپس کی میل ملاقات میں تکرار و اضافہ ہو تاکہ نتائج ثمر آور ثابت ہوں ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بایں الفاظ تنویب قائم کی ہے ۔

«باب قیام المراۃ علی الرجال فی العرس وخدمتھم بالنفس»

پھر قصہ ابوالسید الساعدی سے استدلال کیا ہے کہ عورت مہمانوں کی خدمت کر سکتی ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

«وفی الحدیث جواز خدمة المراۃ زوجها ومن یدعوہ ولا یخفیٰ ان محل ذلک عند امن الفتنة ومراعاۃ ما یجب علیها من الستر» (فتح الباري ٢٥١/٩)

یعنی "اس حدیث میں اس بات کا جواز ہے کہ عورت اپنے خاوند اور اس کے مدعو مہمانوں کی خدمت کرے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اور عورت باقاعدہ باپردہ

خدمت سرانجام دے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص804

محدث فتویٰ